41811-حدیث: "من حج فلم یرفث..." کا معنی

سوال

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان:

"من حج فلم یرفث ولم یفسق رجع من ذنوبہ کیوم ولدتہ امہ"

کا معنی کیا ہے؟

پسندیدہ جواب

یہ حدیث امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جس نے حج کیا اور نہ تو حج میں بیوی سے جماع کیا اور نہ ہی فسق و فجور تو وہ ایسے واپس پلٹتا ہے جیسے آج ہی اسے ماں نے جنم دیا ہے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (1521) صحیح مسلم حدیث نمبر (1350)

اور ترمذی کی روایت میں ہے کہ:

"اس کے پچھلے سارے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں"

سنن ترمذی حدیث نمبر (811) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ترمذی میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور یہ حدیث اللہ تعالی کے مندرجہ ذیل فرمان کی طرح ہی ہے:

فرمان باری تعالی ہے:

{حج کے مہینہ معلوم اور مقرر ہیں، لہذا جس نے بھی ان مہینوں میں حج کیا تو حج میں نہ تو بیوی سے جماع ہے اور نہ ہی بے ہودہ گوئی اور نہ ہی فسق و فجور}.البقرۃ (197).

الرفث: بے ہودہ گوئی کو کہتے ہیں، اور ایک قول یہ بھی ہے کہ: بیوی سے جماع کرنے کو کہتے ہیں.

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

"ظاہر تو یہی ہوتا ہے کہ حدیث سے مراد اس بھی زیادہ عام ہے، اور قرطبی رحمہ اللہ بھی اسی کی طرف مائل ہیں، اور روزے کے متعلق بھی فرمان یہی مراد ہے:

"جب تم میں سے کسی ایک کا روزہ ہو تو وہ رفث یعنی بے ہودہ گوئی نہ کرے" انتہی

یعنی حدیث میں رفث سے مراد جماع اور بے ہودہ گوئی دونوں کو شامل ہے.

"اور نہ ہی وہ فسق کرے"

یعنی : نہ تو وہ کوئی برائی کرے اور نہ ہی کوئی نافرمانی.

"وہ اسطرح واپس آتا ہے جیسے اسے اس کی ماں نے آج ہی جنم دیا ہو"

یعنی بغیر کسی گناہ کے واپس آتا ہے.

اور اس کا ظاہر تو یہی ہے کہ صغیرہ اور کبیرہ گناہ ہیں. یہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کا قول ہے.

اور قرطبی اور قاضی عیاض کا قول یہی ہے.

اور ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

اس کا تعلق ان گناہوں اور معاصی سے ہے جو اللہ تعالی کے متعلقہ ہیں نہ کہ بندوں کے متعلقہ.

یہ قول "فیض القدیر" میں مناوی رحمہ اللہ کا ہے.

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان :

"من حج فلم یرفث ولم یفسق رجع من ذنوبہ کیوم ولدتہ امہ" معنی یہ ہے کہ :

جب انسان دوران حج اللہ تعالی کی حرام کردہ اشیاء رفث یعنی بیوی سے جماع اور فسق و فجور یعنی مخالف سے اجتناب کرتا ہے، اور اللہ تعالی کی جانب سے واجب کردہ چیز میں سے کچھ بھی ترک نہیں کرتا، اور اسی طرح وہ اللہ تعالی کی حرام کردہ اشیاء میں سے کسی کا مرتکب نہیں ہوتا، لیکن اگر وہ اس کی مخالفت کرتا ہے تو یہ فسق ہے.

لہذا انسان حج کرے اور اس میں فسق و فجور اور رفث نہ کرے تو گناہوں سے صاف شفاف ہو کر نکلتا ہے، جیسا کہ انسان ماں کے پیٹ سے نکلے تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہوتا، تو اسی طرح جب وہ اس شرط کے ساتھ حج کرتا ہے تو گناہوں سے بالکل شفاف ہو جاتا ہے.

دیکھیں : فتاوی ابن عثیمین (20/21).

اور شیخ رحمہ اللہ کا یہ بھی کہنا ہے :

حدیث کا ظاہر تو یہی ہے کہ حج کبیرہ گناہوں کا کفارہ بنتا ہے، اور ہم اس ظاہر کو دلیل کے بغیر نہیں چھوڑ سکتے، اور بعض علماء کرام کا کہنا ہے کہ :

جب نماز پنجگانہ کفارہ اس وقت بنتی ہیں جب کبیرہ گناہوں سے اجتناب کیا جائے اور یہ نمازیں تو حج سے بھی عظیم اور اللہ کو زیادہ محبوب ہیں، اس لیے حج باب اولی ہے.

لیکن ہم یہ کہینگے :

یہ حدیث کا ظاہر ہے، اور اللہ تعالی کے حکم کی کئی حالتیں ہیں اور ثواب میں قیاس نہیں" انتہی بتصرف

دیکھیں : فتاوی ابن عثیمین (40/21).

واللہ اعلم.